گجیندر چوہان اب یدھشٹر کا کردار نبھائیں!

گجیندر چوہان کی کل لیاقت یہ ہے کہ انہوں نے مہابھارت جیسے کلاسیک سیریئل میں یدھشٹر کا رول نبھایا تھا۔ بس اسی وجہ سے بی جے پی نے انہیں پارٹی میں بھی لیا اور ایف ٹی آئی آئی کا چیئرمین بھی بنادیا۔ لیکن ایف ٹی آئی آئی کے طلبہ کو پردے کے اس یدھشٹر نے ذرا بھی متاثر نہیں کیا اور وہ گجیندر کو ہٹانے کی مانگ کررہے ہیں۔ زیادہ تر لوگوں کا مشورہ ہے کہ اب گجیندر چوہان کے پاس سنہری موقع ہے کہ وہ اصل یدھشٹر کی پیروی کرتے ہوئے ان طلبہ کی مانگ کو تسلیم کرلیں اور اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیں۔ اب دیکھنا ہے خود گجیندر کیا کرتے ہیں

روش مرزا

گجیندر چوہان کو لوگ اس وقت سے جانتے ہیں جب انہوں نے بی آر چوپڑہ کے مشہور ٹی وی سیریئل مہابھارت میں یدھشٹر کا کردار نبھایا تھا۔ یہ کوئی ۲۷؍سال پہلے کی بات ہے۔ لیکن مہابھارت کے ختم ہونے کے بعد وہ کسی بڑی فلم یا اہم سیریئل میں نظر نہیں آئے۔ ہوسکتا ہے کہ فلموں کا ذوق نہ رکھنے کے سبب ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہو لیکن ان دنوں جو لوگ گجیندر چوہان کی مخالفت کررہے ہیں وہ بھی یہی کہہ رہے ہیں۔

اب یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ان دنوں گجیندر چوہان کیوں سرخیوں میں ہیں۔ دراصل حکومت کی جانب سے انہیں فلم اینڈ ٹیلی ویژن انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا کا چیئرمین بنائے جانے کے بعد خود ایک مہابھارت شروع ہوگئی ہے جو رکنے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ دراصل ایف ٹی آئی آئی کے طلبہ نہیں چاہتے کہ گجیندر چوہان کو یہ عہدہ دیا جائے۔ کئی دنوں تک اپنے انسٹی ٹیوٹ میں ہی مظاہرہ کرنے کے بعد جب انہیں اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ملی تو یہ طلبہ دہلی چلے آئے اور یہاں جنتر منتر پر مظاہرہ کرنے لگے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بات کتنی بڑھ گئی ہے۔ صرف طلبہ ہی نہیں بلکہ بیشتر فن کار بھی گجیندر کے حق میں نہیں ہیں۔ کئی بڑے فن کاروں عوامی سطح پر انہیں اپنے عہدے سے دست بردار ہونے کا مشورہ دیا ہے۔ ان میں خود بی جے پی سے تعلق رکھنے والے انوپم کھیر اور شتروگھن سنہا جیسے لوگ بھی ہیں۔ سلمان خان نے گجیندر سے تو کچھ نہیں کہا لیکن طلبہ کی حمایت ضرور کی ہے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ سلمان بھی ان دنوں بی جے پی کے نورنظر بنے ہوئے ہیں۔

ان ساری سرگرمیوں کا جواب گجیندر چوہان نے یہ دیا کہ ان سارے احتجاج کا مقصد سیاسی ہے۔ یعنی طلبہ جو مانگ کررہے ہیں وہ کسی سیاسی جماعت کے کہنے پر کررہے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس مسئلے پر کئی لوگ سیاست کررہے ہوں لیکن جب میڈیا نے جنتر منتر پر مظاہرہ کرنے والے طلبہ سے گفتگو کی تو زیادہ تر طلبہ کا کہنا یہی تھا کہ وہ گجیندر چوہان کی مخالفت اس لئے نہیں کررہے ہیں کہ ان کا تعلق بی جے پی سے ہے بلکہ ان کا سوال ان کی صلاحیتوں سے متعلق ہے۔ دراصل گجیندر چوہان نے کوئی معرکہ والا رول کبھی نہیں نبھایا نہ ہی فلم یا ٹیلی ویژن کے لئے انہوں نے کوئی اہم خدمت انجام دی ہے۔ طلبہ نے یہاں تک کہا کہ بی جے پی ہی سے وابستہ کوئی فن کار جیسے انوپم کھیر یا پریش راول اس عہدے پر فائز ہوں تو وہ ان کی حمایت کریں گے۔ اوروں کے ساتھ ساتھ گجیندر چوہان کو بھی یاد ہوگا کہ اس احتجاج کو طلبہ نے ہی شروع کیا تھا جب ان کے احتجاج کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تب سیاست دانوں نے اس میں قدم رکھا۔ یعنی اگر گجیندر چوہان نے طلبہ کی بات مان لی ہوتی تو سیاست داں اس معاملے سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ بات ایف ٹی آئی آئی کے احاطے میں ہی ختم ہوجاتی۔

گجیندر چوہان کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب کسی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ایف ٹی آئی آئی کا چیئرمین بنا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ کسی لیڈر (؟) کے چیئرمین بننے پر اتنا زبردست احتجاج ہوا ہے۔ ۲۰۰۱ء میں جب ونود کھنہ اس ادارے کے چیئرمین بنائے گئے تھے تو وہ بی جے پی کے ہی رکن پارلیمان تھے اور اس وقت بھی مرکز میں بی جے پی کی ہی حکومت تھی لیکن اس وقت کسی نے بھی ان کے نام پر احتجاج نہیں کیا تھا۔ صرف ونود کھنہ ہی کیوں ان کے بعد یو آر اننت مورتی بھی اس عہدے پر فائز ہوئے تھے اور ان کا بھی کسی نہ کسی طرح سیاست سے تعلق تھا۔ انہوں نے بی جے پی کے خلاف آزاد امیدوار کے طور پر الیکشن لڑا تھا اور جنتادل سیکولر نے ان کی حمایت کی تھی۔

اگر یہ مان بھی لیا جائے تو کہ اس عہدے کے لئے وہ مناسب امیدوار ہیں تو بھی سوال یہ اٹھتا ہے کہ گجیندر چوہان اتنے دنوں میں اپنے طلبہ کو سمجھا نہیں پائے یا یوں کہئے کہ انہیں منا نہیں پائے تو وہ آگے کیا کریں گے؟ کیا اسی سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ ایک ناکام منتظم ہیں؟ ہم یہ نہیں کہنا چاہتے کہ گجیندر چوہان ایف ٹی آئی آئی کے چیئرمین بننے کے لائق نہیں ہیں اور نہ ہی ہم یہ مانتے ہیں کہ انہیں موقع نہیں ملنا چاہئے۔ ہمیں اس بات سے اتفاق ہے کہ انہیں ایک موقع ملنا چاہئے لیکن اگر یہ موقع طلبہ کو راضی نہیں کرپایا تو ان کے پاس ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے کہ وہ بڑکپن کا ثبوت دیتے ہوئے اس موقع کو کسی اور کے لئے چھوڑ دیں۔ ویسے بھی انہوں نے مہابھارت میں یدھشٹر کا رول نبھایا ہے۔ اور اسی رول کے سبب بی جے پی نے انہیں اپنی آنکھوں کا تارہ بنایا تھا۔ وہ یدھشٹر جو دھرم اور انصاف کا راستہ اختیار کرتا ہے اور جس نے اپنے کورو بھائیوں کے لئے ہستنا پور چھوڑ دیا تھا۔ تو کیا ان طلبہ کے لئے گجیندر ایف ٹی آئی آئی کے چیئرمین کا عہدہ نہیں چھوڑ سکتے؟ ان کے پاس ایک سنہری موقع ہے یدھشٹر بن کر طلبہ کے دلوں کو جیتنے کا۔ ہمیں امید ہے کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور راستہ بھی نہیں ہے۔

گجیندر چوہان کے ذریعے نبھائے گئے اس واحد مشہور کردار والے سیریئل میں ایک خوبصورت بات کہی گئی تھی ”وقت کی روانی کو نہ کسی دکھ کی رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور نہ ہی کسی سکھ کی۔ لیکن قسمت کی لکیریں وقت کو بھی الجھا دیتی ہیں“ یہ بات تو گجیندر چوہان کو بھی یاد ہوگی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ گجیندر چوہان اس بات کو کس نظریے سے دیکھتے ہیں اور اس پر کیسے عمل کرتے ہیں۔■

ایف ٹی آئی آئی کے طلبہ گجیندر چوہان کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے جبکہ انسیٹ میں گجیندر چوہان

آہ.......الحاج عبدالرزاق کالسیکر!

ایک سخی، دردمند اور دوراندیش شخصیت کا انتقال

انہوں نے طے کیا تھا کہ خدمتِ خلق ہی ان کی زندگی کا مقصد ہوگا۔ اور زندگی کی آخری سانس تک بس وہی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر لحاظ سے نوازا تھا اس کے باوجود آپ بے حد منکسر المزاج تھے

مبارک کاپڑی

۱۰؍اگست ۲۰۱۵ء کی صبح ایک بڑی دلسوز خبر آئی: الحاج عبدالرزاق کالسیکر صاحب کا انتقال ہوا اور یہ قوم ایک بے حد سخی، دردمند اور نیک انسان سے محروم ہوگئی۔ حاجی کالسیکر صاحب کا شمار قوم کے ان چنندہ افراد میں ہوتا ہے جنہیں ملت اسلامیہ کے دینی، تعلیمی وسماجی حالات کا نہ صرف ادراک تھا بلکہ اُس کے لئے کچھ کر گزرنے کا جذبہ بھی موجود تھا۔ رتنا گیری کے راجہ پور تحصیل کے چھوٹے سے گاؤں 'دسور' میں آپ کا جنم ہوا تھا۔ آپ کی ابتدائی زندگی بڑی عسرت میں گزری۔ وہ غریبی ومحرومی آگے چل کر اُن کا سرمایہ ثابت ہوئی۔ اسی محرومی کے سبب آپ غریبی کا مطلب سمجھتے تھے اور اسی لئے انہوں نے طے کیا تھا کہ خدمتِ خلق ہی ان کی زندگی کا مقصد ہوگا اور اسی لئے جب آپ نے متحدہ عرب امارات میں اپنا کاروبار شروع کیا تو یہ طے کرلیا کہ اس کا سارا سرمایہ قوم وملت کے کاز کے لئے نچھاور کریں گے اور زندگی کی آخری سانس تک بس وہی کرتے رہے۔

کالسیکر صاحب کو قوم کے سارے امراض کا ادراک تھا اور انہیں اس بات کا بھی علم تھا کہ مسلمان کا سب سے بڑا مرض ہے جہالت والاعلمی۔ لہٰذا انہوں نے جہاں سیکڑوں دینی مدارس کی کفالت کی وہیں عصری تعلیمی اداروں کا قیام اور پہلے ہی سے جاری اداروں کی امداد کا سلسلہ بڑے منظم طریقے سے کیا۔ آپ ہی کے جیب خاص سے ۷۵؍کروڑ کی خطیر لاگت سے پنویل میں ایک ٹیکنیکل کیمپس کا قیام ہوا ہے جہاں ایک انجینئرنگ پالی ٹیکنک، ڈگری انجینئرنگ کالج، آرکیٹیکچر کالج اور فارمیسی کالج موجود ہے جہاں سے قوم وملت کے ہزاروں طلبہ انتہائی جدید سہولتوں کے ساتھ تکنیکی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اس کے علاوہ ممبرا کوسہ میں ڈگری کالج، راجہ پور، چپلون، پورن گڑھ، شیو، مہاڈ وغیرہ درجنوں مقامات پر اسکولیں، رتنا گیری میں آئی ٹی آئی اور کڑوئی میں اسٹوڈنٹس ہوسٹل کے علاوہ ممبئی میں شریفہ کالسیکر گرلز اسکول بھی قائم کی۔

کالسیکر صاحب بڑے جوہر شناس تھے۔ نئی نسل سے بڑے پُرامید تھے اور اسی لئے آپ نے جو ٹرسٹ قائم کیا اس میں طلبہ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے آپ اپنی دولت دونوں ہاتھوں سے لٹاتے تھے۔ اس ٹرسٹ میں عبدالغنی اطلس والا، عبدالسلام راول، ڈاکٹر نذیر جوالے، ڈاکٹر خلیل مقادم، ڈاکٹر راول اور ڈاکٹر عرفان خطیب اور طلبہ کے جوہر کی شناخت اور انہ کی رہنمائی کرنے کے لئے راقم کو مقرر کیا تھا۔ ”محنتی و مستحق بچوں کی امداد کے لئے کتنی ہی رقم کی ضرورت ہو، دے دو“ حاجی صاحب کی مجھے یہ ہدایات تھیں۔ صرف تعلیم کی مد میں حاجی صاحب کم وبیش آٹھ کروڑ روپے سالانہ اس ٹرسٹ سے خرچ کرتے تھے۔

ایک بار کا واقعہ ہے، چند سال قبل جب عالمی سطح پر معاشی بحران شروع ہوا، ظاہر ہے اس سے کالسیکر صاحب کا کاروبار بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا کہ اس سال بچوں کی تعلیمی امداد پر کتنے روپے خرچ ہورہے ہیں؟ میں نے اندازاً رقم بتا دی۔ آپ کا منہ چھوٹا ہوا۔ میں اسی نتیجے پر پہنچا کہ معاشی بحران کے باوجود بچوں کو دل کھول کر رقم دے رہا ہوں اس سے آپ ناراض ہیں۔ کچھ وقفے کے بعد آپ گویا ہوئے: ”اتنی کم رقم ہمارے ٹرسٹ سے کیوں جارہی ہے؟ بچوں کو دل کھول کر مدد کرو۔“

کالسیکر صاحب نے بیواؤں ومعذوروں کی کفالت کے لئے الگ فنڈ مختص کئے تھے اور ان کی ہر ماہ پانچ سو روپے سے لے کر پانچ ہزار روپے تک مدد کیا کرتے تھے۔ ان میں سے وہ ہزاروں گھر تھے جن کے گھر میں کبھی کہیں سے کوئی منی آرڈر آنے والا نہیں تھا۔ بیمار ومعذوروں کے لئے دوائیں، علاج کے لئے رقم مہیا کرنے کے لئے ڈاکٹروں کی نگرانی میں ایک الگ شعبہ قائم تھا۔ غریبوں کو طبی امداد بالکل کم داموں پر مہیا کرانے کے لئے آپ نے ممبرا کوسہ اور اندھیری ورسوا میں اسپتال بھی قائم کئے ہیں۔

کالسیکر صاحب کا سب سے اہم کارنامہ ”فیروس ایجوکیشنل ٹرسٹ“ کا قیام تھا۔ ہم سبھی واقف ہیں کہ عصری تعلیمی اداروں میں روح غائب ہے یعنی دینی و اخلاقی تعلیم کا بالکل فقدان ہے۔ اس مرض کا کالسیکر صاحب رونا روتے نہیں بیٹھے بلکہ انہوں نے اِن عصری تعلیمی اداروں میں دینیات کی تعلیم دینے کے لئے علمائے کرام کی نگرانی میں ایک منظم منصوبہ تیار کیا جس کے ذریعے آج بے شمار اُردو اور انگریزی میڈیم کے اسکولوں میں دینیات کی تعلیم جاری ہے اسی ٹرسٹ نے دین کے ضمن میں بڑی ہی عام فہم کتابیں طلبہ واساتذہ کے لئے شائع کی ہیں۔

کالسیکر صاحب اتنے سارے اوصاف حمیدہ کے مالک تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر لحاظ سے نوازا تھا اس کے باوجود آپ بے حد منکسر المزاج تھے اور بڑی سادگی سے رہتے تھے آج دور دور نظر دوڑانے کے باوجود کوئی دوسرا حاجی کالسیکر جیسا نظر نہیں آتا۔ اللہ یقیناً کوئی سبیل ضرور پیدا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کے پسماندگان جن میں آپ کی بیوہ، چھ بیٹے اور تین بیٹیوں کے علاوہ لاکھوں مساکین، بیوہ اور طلبہ اور ان کے والدین بھی شامل ہیں، انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین■

آپ کے پسماندگان جن میں آپ کی بیوہ، چھ بیٹے اور تین بیٹیوں کے علاوہ لاکھوں مسکین، بیوہ اور طلبہ اور ان کے والدین ہیں انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

روزگار

اسٹاف سلیکشن کمیشن کے ذریعے اسٹینوگرافروں کی بھرتی

بارہویں کامیاب طلبہ کے لئے سرکاری ملازمت کا موقع۔ اوپن یا فاصلاتی یونیورسٹی سے کامیاب امیدوار بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ بھرتی تحریری امتحان اور اسکل ٹیسٹ کے ذریعے ہوگی۔ تحریری امتحان ۲۷؍دسمبر ۲۰۱۵ء کو جبکہ آن لائن درخواست دینے کی آخری تاریخ ۷؍ستمبر ۲۰۱۵ء۔ درخواست آن لائن اور آف لائن دونوں طریقے سے دی جاسکتی ہے۔

سلیم الوارے

حکومت نے پچھلے ماہ ڈیجیٹل انڈیا (Digital India) کے نعرے کے ساتھ ہندوستان کو ہائی ٹیک بنانے کا جو پروگرام شروع کیا ہے اس سے عام ہندوستانی کو کتنا فائدہ ہوسکتا ہے یا کہ اس سے ملک کی ترقی کی رفتار کیسے بڑھ سکتی ہے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا مگر آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ملک کے صنعت کاروں نے سرکار سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اس سمت وہ مجموعی طور سے ۴.۵؍لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کریں گے جس سے ۱۸؍لاکھ ملازمتیں پیدا ہوں گی۔ ڈیجیٹل انڈیا پروگرام کا منشاء یہ ہے کہ پورے ملک کے گاؤں دیہاتوں کو ڈیجیٹل نیٹ ورک سے جوڑا جائے وہ سستی شرح میں یا کم قیمت پر تاکہ اسمارٹ فون، ٹیبلیٹ اور آئی ٹی (IT) کی سہولتوں سے ہر شہری استفادہ کرے۔ اس کے لئے تین اہم کام کرنے ہوں گے۔

(۱) پورے ملک میں براڈ بینڈ کی سہولتوں کے لئے انفراسٹرکچر اور ہارڈ ویئر کے لئے سرمایہ کاری۔
(۲) ڈیلیوری پلیٹ فارم یعنی سافٹ ویئر اور موبائل ایپلی کیشن (Apps) کی تیاری۔
(۳) عوام کو کمپیوٹر نظام کو سمجھنے کی تعلیم یعنی صد فیصد ڈیجیٹلی تعلیم یافتہ ملک۔

ڈیجیٹل انڈیا کی تکمیل میں پیش رفت کے سبب ٹیلی کوم کمپنیاں ایئرٹیل، ریلائنس، ووڈافون، بی ایس این ایل وغیرہ میں سافٹ ویئر، ہارڈ ویئر اور تکنیکی تعلیم اور سیلس و مارکیٹنگ میں تعلیم یافتہ و ماہرین کے لئے لاکھوں کی تعداد میں ملازمت کے امکانات ہیں اور ان ملازمتوں میں حصہ داری کے لئے ہمارے نوجوانوں کو ان شعبوں سے تعلیم و تربیت حاصل کرنی ہوگی اور اس میں ماہر بننا پڑے گا تاکہ انہیں قابلیت اور میرٹ کی بنیاد پر ملازمت مل سکے۔

ٹائپنگ اور اسٹینوگرافی کی اہمیت: ایک دور وہ تھا جب ہمارے کامرس اور آرٹس کے طلبہ اپنی جونیئر کالج کی تعلیم حاصل کرتے کرتے ٹائپنگ سیکھنا فرض سمجھتے تھے مگر اب وہ سمجھنے لگے ہیں کہ ٹائپنگ اور اسٹینوگرافی (شورٹ ہینڈ) کی اہمیت کم ہوگئی ہے کیونکہ اب سارا کام کمپیوٹر انجام دیتا ہے۔ برائے مہربانی اپنی غلط فہمی دور کرلیں اور فوراً ٹائپنگ انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ لیں اور اگر انگریزی اچھی ہو تو اسٹینوگرافی بھی سیکھ لیں ملازمت حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔

اس ہفتہ ایک ایسی ملازمت کی تفصیل دی جارہی ہے جس کے لئے بارہویں کامیاب امیدوار درخواست دے سکتے ہیں۔ اس بھرتی کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے لئے وہ امیدوار بھی اہل ہیں جنہوں نے اوپن یونیورسٹی یا فاصلاتی یونیورسٹی سے بارہویں پاس کی ہے۔ آیئے اب مکمل تفصیلات جانتے ہیں۔

موقع کیا ہے: مرکزی حکومت کے مختلف محکموں کے دفتروں میں اسٹینوگرافر کی بھرتی۔

اب طلبہ سمجھتے ہیں کہ ٹائپنگ اور اسٹینوگرافی (شورٹ ہینڈ) کی اہمیت کم ہوگئی ہے کیونکہ اب سارا کام کمپیوٹر انجام دیتا ہے۔ برائے مہربانی اپنی غلط فہمی دور کرلیں اور فوراً ٹائپنگ انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ لیں اور اگر انگریزی اچھی ہو تو اسٹینوگرافی بھی سیکھ لیں ملازمت حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔

ضروری تعلیمی لیاقت: کسی بھی منظور شدہ بورڈ سے بارہویں کامیاب امیدوار درخواست دے سکتے ہیں۔ وہ طلبہ بھی درخواست دینے کے اہل ہیں جنہوں نے اوپن یونیورسٹی یا فاصلاتی یونیورسٹی مثلاً اِگنو یا مولانا آزاد اوپن یونیورسٹی سے بارہویں کا امتحان پاس کیا ہے۔

اسٹینوگرافی کی جانکاری: چونکہ اسٹینوگرافر کے لئے بھرتی ہے۔ تحریری امتحان میں کوالیفائی ہونے والے امیدواروں کو جنوری یا فروری ۲۰۱۶ء میں اسکل ٹیسٹ دینا ہوگا جس میں امیدوار کی اسٹینوگرافی کی صلاحیت کی جانچ ہوگی۔ اسٹینوگرافر گریڈ 'ڈی' کے لئے انگریزی لنگویج والوں کا پچاس منٹ کا ٹیسٹ ہوگا جبکہ اسٹینوگرافر گریڈ 'سی' کی بھرتی کے لئے انگریزی لنگویج والوں کا ۴۰؍منٹ کا ٹیسٹ ہوگا۔ اس ٹیسٹ کے لئے سینٹر کا پتہ اور اوقات امیدواروں کو ای میل اور ایس ایم ایس کے ذریعے دیئے جائیں گے۔ جو امیدوار اسٹینوگرافی نہیں جانتے وہ درخواست فارم پُر کرنے کے فوراً بعد کسی انسٹی ٹیوٹ میں اسٹینوگرافی سیکھنے کے لئے داخلہ لیں۔ آپ چھ ماہ میں اس قابل ہوجائیں گے کہ اسکل ٹیسٹ میں شریک ہوکر کامیابی حاصل کرسکیں اور اس بہترین سرکاری ملازمت کے حقدار بن جائیں۔

عمر کی حد: ۱۸؍تا ۲۷؍سال (یکم اگست ۲۰۱۵ء کو) کے امیدوار اس بھرتی کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ عمر کی حد میں ایس ٹی؍ایس سی امیدواروں کو ۵؍سال اور او بی سی امیدواروں کو ۳؍سال کی رعایت ہے جبکہ معذوروں کو ۱۰؍سال کی رعایت ہوگی۔

امتحان کی فیس: ۱۰۰؍روپے ہے جسے آپ اگر آف لائن درخواست دے رہے ہیں تو سینٹرل ریکروٹمنٹ فیس اسٹامپ (CRFS) سے ادا کیا جاسکتا ہے جس کے لئے آپ کو نزدیکی ہیڈ پوسٹ آفس میں جاکر اپنے درخواست فارم پر بنے خانے میں اس اسٹامپ کو لگوا کر کاؤنٹر کلرک سے کینسل کرانا ہوگا۔ اگر آپ درخواست فارم آن لائن پُر کررہے ہیں تو آپ کو امتحان کی فیس نیٹ بینکنگ سہولت کے ذریعے ادا کرنی ہے۔ تمام خواتین امیدوار، ایس ٹی؍ایس سی امیدوار اور معذور امیدواروں کو فیس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

بھرتی کا طریقۂ کار: بھرتی تحریری امتحان اور اسکل ٹیسٹ (اسٹینوگرافی ٹیسٹ) کے ذریعے ہوگی۔ تحریری امتحان ۲۷؍دسمبر ۲۰۱۵ء کو (بروز اتوار) ملک کے سو سے زائد اہم شہروں میں ہوں گے۔ تحریری امتحان دو گھنٹہ کا ہوگا۔ اس کے اوقات صبح ۱۰؍تا ۱۲؍یا دوپہر ۲؍تا ۴؍بجے ہوسکتے ہیں۔ صبح کے امتحان کے لئے امیدواروں کو ساڑھے نو بجے سے قبل اور دوپہر کو ڈیڑھ بجے سے قبل امتحان گاہ میں پہنچ جانا ہے ورنہ داخلہ نہیں دیا جائے گا۔ تحریری امتحان کے تین پرچے ہوں گے۔

(۱) جنرل انٹیلی جنس اور ریزننگ (۵۰؍سوالات) ۵۰؍مارکس
(۲) جنرل اویرنیس (۵۰؍سوالات) ۵۰؍مارکس
(۳) انگلش زباندانی (۱۰۰؍سوالات) ۱۰۰؍مارکس

اس تحریری امتحان کے لئے بازار میں کتاب دستیاب ہے جو تقریباً ۴۰۰؍روپے کی ہے۔ انگلش کے لئے گرامر کی کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ جو امیدوار تحریری امتحان میں کوالیفائی ہوں گے انہیں اسکل ٹیسٹ کے لئے موقع دیا جائے گا۔ جو امیدوار اسکل ٹیسٹ میں کامیاب ہوں گے انہیں تحریری امتحان کی رینکنگ کی بنیاد پر میرٹ کی لسٹ بنا کر مختلف محکموں یا وزارتوں کے دفتروں میں ملازمتوں کے لئے اپوائنٹ منٹ لیٹر دیا جائے گا۔

مہاراشٹر میں تحریری امتحان کے مراکز (مع کوڈ نمبر): اورنگ آباد (۷۲۰۲)، ممبئی (۷۲۰۴)، کولہاپور (۷۲۰۳)، پناجی (۷۸۰۱)، پونے (۷۲۰۸)، احمد آباد (۷۰۰۱)، بڑودہ (۷۰۰۲)، راجکوٹ (۷۰۰۶)، ناسک (۷۲۰۷)، امراوتی (۷۲۰۱)، سورت (۷۰۰۷)

درخواست کیسے دیں: آف لائن یا آن لائن دونوں طریقوں سے درخواست دی جاسکتی ہے۔

☆ جو طلبہ آن لائن درخواست دینا چاہتے ہیں وہ اسٹاف سلیکشن کی ویب سائٹ www.ssc.nic.in یا ssc.gov.in پر جائیں اور نوٹس برائے اسٹینوگرافرس بھرتی (گریڈ 'سی' اور 'ڈی') امتحان ۲۰۱۵ء کا مطالعہ کریں۔

☆ جو طلبہ آف لائن درخواست دینا چاہتے ہیں وہ ایمپلائمنٹ نیوز کے ۸؍تا ۱۴؍اگست ۲۰۱۵ء کے شمارے کے صفحہ ۵؍تا ۱۱؍پر پوری نوٹیفکیشن اور درخواست فارمیٹ کا مطالعہ کریں اور دی گئی ہدایات کے مطابق امتحانی فیس ادا کریں اور درخواست فارم پُر کرکے دیئے ہوئے پتہ پر روانہ کریں۔

☆ جو طلبہ آن لائن درخواست دے رہے ہیں وہ اسٹاف سلیکشن کی ویب سائٹ پر جائیں اور نوٹس کا باریکی سے مطالعہ کریں اس کے بعد آن لائن فارم پُر کرنے کے لئے ssc.nic.in پر جائیں اور دو پارٹ (حصوں) پر مشتمل آن لائن فارم پُر کریں۔ فارم پُر کرتے وقت آپ کو ڈراپ ڈاؤن مینو (Drop down menu) کے ذریعے ہدایات ملتی رہیں گی۔

بہتر ہے آن لائن فارم پُر کرتے وقت ہی آپ نیٹ بینکنگ کے ذریعے امتحانی فیس ادا کردیں۔

درخواست فارم پُر کرنے کی آخری تاریخ: درخواست فارم پُر کرنے کی آخری تاریخ ۷؍ستمبر ہے مگر آخری تاریخ کا انتظار کئے بغیر فوراً آن لائن آف لائن درخواست پُر کیجئے اور تحریری امتحان کی تیاری کے لئے بازار میں دستیاب کتابوں کا مطالعہ شروع کیجئے اور اسٹینوگرافی سیکھنے کے لئے قریبی ٹائپنگ اینڈ شارٹ ہینڈ انسٹی ٹیوٹ جوائن کریں۔■

انٹرویو کے دوران دھیان رکھیں

انٹرویو کے دوران خود اعتمادی کے ساتھ شائستگی بھی ضروری ہے

ملازمت کا انٹرویو نوجوانوں کے لئے ہاتھ آیا وہ موقع ہوتا ہے جسے وہ آسانی سے گنوانا نہیں چاہتے۔ پھر بھی کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ ایک معمولی غلطی کے سبب یہ سنہری موقع ان کے ہاتھ سے چلا جاتا ہے۔ اسی لئے اکثر تجربہ کار لوگ یہ رائے دیتے ہیں کہ انٹرویو کے دوران محتاط ضرور رہئے لیکن خوفزدہ نہیں تاکہ آپ پوری یکسوئی اور اعتماد کے ساتھ انٹرویو پر توجہ دے سکیں۔ اس اعتماد اور یکسوئی کے لئے لازمی ہے کہ آپ بعض باتوں کا خیال رکھیں جو انٹرویو لینے والے پر مثبت اثر ڈالے۔

وقت: یہ تو سبھی جانتے ہیں انٹرویو کے لئے وقت پر پہنچنا بے حد ضروری ہے پھر بھی اکثر پہنچنے میں تاخیر ہو ہی جاتی ہے۔ یاد رکھئے کہ انٹرویو کے لئے آپ کی باری آگئی ہو تو آپ کی غیر موجودگی آپ کے مواقع معدوم کردیتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اگر آپ کسی وجہ سے دیر سے پہنچنے والے ہوں تو ایچ آر ایکزیکٹیو کو فون کرکے اس کی اطلاع دے دیں تاکہ وہ آپ کے انٹرویو کا وقت آگے کردے اور آپ کا وقت کسی اور کو دے دے۔ اس سے ایچ آر پر بھی آپ کا مثبت اثر پڑے گا۔ انٹرویو کے وقت خود ہوکر اپنی تاخیر کا سبب نہ بتائیں۔ اگر کبھی آپ جلدی پہنچ گئے ہوں تو بڑھ چڑھ کر انٹرویو لینے والے کو یہ نہ بتائیں کہ باہر آپ کافی دیر سے انتظار کررہے تھے۔ اس سے یہ تاثر جائے گا کہ آپ کو اس جاب کی سخت ضرورت ہے اور آپ کو کہیں اور شاید کام ملنے کی امید نہیں ہے۔

مصافحہ: اگر انٹرویو لینے والے نے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو ہوسکتا ہے کہ اس کے پیچھے اس کا مقصد آپ کی خود اعتمادی کو جانچنا ہو۔ اس لئے پورے اعتماد سے مصافحہ کریں۔ اعتماد کے ساتھ دفتری تکلف کا بھی لحاظ کریں۔

شائستگی کا مظاہرہ: انٹرویو کے وقت صرف وہی موقع اہم نہیں ہوتا جب کمپنی کا باس، سی ای او یا کوئی اور عہدے دار آپ سے سوال جواب کرے بلکہ اس سے پہلے اور بعد آپ اس کے کیبن کے باہر کس طرح کا رویہ اختیار کرتے ہیں یہ بھی اہم ہے۔ تجربہ کاروں کا کہنا ہے کہ آپ یہ بالکل مت سوچئے کہ آپ ریسپشنسٹ یا اسسٹنٹ سے جو کچھ کہیں گے اس کا علم باس کو ہرگز نہیں ہوگا۔ دفتر کے باہری حصہ میں ایک معمولی سی بدسلوکی یا بدزبانی آپ کو ملی ہوئی ملازمت بھی چھین سکتی ہے۔

غلط بیانی سے احتراز: اگر آپ انٹرویو کے دوران اپنے پرانے باس کی برائی کرتے ہیں تو حالیہ باس پر اس کا منفی اثر پڑسکتا ہے۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ کی شبیہ ایک منفی رجحانات والے شخص کی بن سکتی ہے۔ ایک ایسا شخص جو ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ نباہ نہیں کرسکتا۔ ویسے بھی پرانے باس پر تنقید کرنے سے آپ کو اچھا باس نہیں مل سکتا۔ اکثر ایسی حرکتیں مشکلیں پیدا کردیتی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کیا کرسکتے ہیں یا آپ نے اب تک کیا کیا ہے اس معاملے میں بھی صاف گوئی سے کام لیں کیونکہ غلط بیانی سے ہوسکتا ہے کہ آپ کو ملازمت مل جائے لیکن اس سے آپ کی ملازمت برقرار نہیں رہ سکتی۔

الفاظ پر توجہ: انٹرویو کے وقت یہ بات بہت معنی رکھتی ہے کہ آپ کس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ سوچ سمجھ کر الفاظ ادا کریں۔ آپ کے الفاظ سے بھی آپ کی تہذیب اور ذہانت کا اندازہ ہوتا ہے۔ الفاظ کے علاوہ آپ کا لہجہ بھی معنی رکھتا ہے۔ انٹرویو کے دوران ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہ کریں لیکن بالکل بھی دوستانہ انداز نہ اختیار کرلیں۔ یاد رکھئے دفتر میں دوستانہ انداز آپ کی منفی شبیہ پیش کرسکتا ہے۔

باڈی لینگویج: انٹرویو کی اچھی تیاری کے باوجود کئی امیدوار مایوس ہوکر لوٹتے ہیں۔ دیر سے پہنچنا، انٹرویو لینے والے کے سامنے چیونگم چبانا، فون پر بات کرنا، بال بنانا یہ بظاہر معمولی غلطیاں ہیں لیکن اس کے نتائج غیر معمولی ہوسکتے ہیں۔ اس لئے انٹرویو کے وقت ان باتوں سے احتراز کریں۔■